ڈاکٹر آصف حسن

بچوں کے دلوں کو نئی زندگی دینے والے پاکستانی نژاد عالمی شہرت یافتہ سرجن

دنیا میں بعض شخصیات اپنی پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت کے ایسے نقوش چھوڑ جاتی ہیں جو طویل عرصے تک یاد رکھے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر آصف حسن بھی ایسی ہی ایک شخصیت ہیں، جنہوں نے برطانیہ میں بچوں کے دل کی پیچیدہ بیماریوں کے علاج اور ہارٹ ٹرانسپلانٹ کے شعبہ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ پاکستان سے تعلق رکھنے والے اس ممتاز سرجن نے اپنی زندگی کے تین عشروں سے زیادہ عرصے تک ان بچوں کے علاج کے لیے کام کیا جنہیں زندگی بچانے کے لیے انتہائی پیچیدہ سرجری کی ضرورت تھی۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں انہیں 2026ء کے ڈیلی مرر پرائیڈ آف برطانیہ ایوارڈز میں لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر آصف حسن نے 1979ء میں ڈاؤ میڈیکل کالج، کراچی سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ بعدازاں انہوں نے برطانیہ میں سرجری کے شعبے میں اعلیٰ تربیت حاصل کی اور دل و سینے کی سرجری میں مہارت پیدا کی۔ 1991ء میں وہ نیوکیسل کے فری مین ہسپتال سے منسلک ہوئے، جہاں انہوں نے ٹرانسپلانٹ سرجن کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ 1995ء میں وہ اسی ہسپتال میں کنسلٹنٹ کارڈیوتھوراسک سرجن مقرر ہوئے۔

فری مین ہسپتال میں ان کی پیشہ ورانہ زندگی کا بنیادی مقصد ان بچوں کا علاج تھا جو پیدائشی طور پر دل کی پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا تھے۔ وقت کے ساتھ انہوں نے نہ صرف انفرادی مریضوں کے علاج میں اہم کردار ادا کیا بلکہ بچوں کے ہارٹ ٹرانسپلانٹ پروگرام کی ترقی میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ ان کی خدمات کے نتیجے میں نیوکیسل بچوں کے دل کی پیچیدہ سرجری اور ٹرانسپلانٹ کے ایک معروف عالمی مرکز کے طور پر اُبھرا۔ ڈاکٹر آصف حسن کے پیشہ ورانہ سفر کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کے وسیع سرجری کے تجربے اور پیچیدہ ترین کیسز میں خدمات ہیں۔ نیوکیسل ہسپتال این ایچ ایس فاؤنڈیشن ٹرسٹ کے مطابق انہوں نے اپنے کیریئر کے دوران چار ہزار سے زائد اوپن ہارٹ آپریشنز کیے، جن میں تقریباً تین ہزار آپریشنز بطور مرکزی سرجن انجام دیے گئے۔ ان کی خدمات صرف روایتی دل کی جراحی تک محدود نہیں رہیں۔ انہوں نے بچوں کے ہارٹ ٹرانسپلانٹ کے شعبہ میں بھی اہم کردار ادا کیا اور اپنے کیریئر میں تقریباً چار سو ہارٹ ٹرانسپلانٹس میں حصہ لینے کا تخمینہ بیان کیا۔ ایسے بچوں کے لیے ٹرانسپلانٹ اکثر زندگی اور موت کے درمیان فرق ثابت ہوتا ہے جن کا دل معمول کے مطابق کام نہیں کر رہا ہوتا۔ ان کی نمایاں خدمات میں ایسے مریضوں کا علاج بھی شامل تھا جن کے کیسز انتہائی پیچیدہ اور خطرناک سمجھے جاتے تھے۔ ایسے حالات میں درست طبی فیصلہ، جدید جراحی مہارت، تجربہ کار ٹیم اور مسلسل نگرانی مریض کی زندگی بچانے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

بچوں کے ہارٹ ٹرانسپلانٹ کے دوران ایک بڑا مسئلہ مناسب عطیہ شدہ دل دستیاب ہونے تک مریض کو زندہ رکھنا ہے۔ ڈاکٹر آصف حسن نے نیوکیسل کے ''برج ٹو ٹرانسپلانٹ'' پروگرام کی مشترکہ قیادت میں اہم کردار ادا کیا۔ اس پروگرام میں برلن ہارٹ جیسے مکینیکل آلے کا استعمال کیا جاتا ہے، جو شدید بیمار بچوں کے جسم میں خون کی گردش برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ آلہ ایسے بچوں کے لیے ایک اہم سہارا

بن سکتا ہے جنہیں فوری طور پر ٹرانسپلانٹ کی ضرورت ہو، مگر مناسب عطیہ شدہ دل دستیاب نہ ہو۔ اس نوعیت کی طبی پیش رفت نے بچوں کے علاج کے امکانات بڑھانے اور ٹرانسپلانٹ تک پہنچنے کے لیے وقت فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر حسن نے سینے کی ہڈی بند کرنے کی ایک مخصوص جراحی تکنیک، جسے ''بوٹ لیس کلوزر'' کہا جاتا ہے، کو آگے بڑھانے میں بھی کردار ادا کیا۔ اس طریقے سے بعض ایسے بچوں کے علاج میں مدد ملتی ہے جنہیں ٹرانسپلانٹ کے بعد نسبتاً بڑے عطیہ شدہ دل کے باعث سینہ بند کرنے میں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

ڈاکٹر آصف حسن کی کامیابی کا ایک اہم پہلو ان کا مریضوں اور ان کے خاندانوں کے ساتھ رویہ بھی رہا ہے۔ بچوں کے دل کی بیماری صرف مریض کے لیے نہیں بلکہ والدین اور پورے خاندان کے لیے شدید ذہنی دباؤ کا سبب بنتی ہے۔ ایسے حالات میں ڈاکٹر کی مہارت کے ساتھ اس کا ہمدردانہ رویہ، واضح گفتگو اور اعتماد پیدا کرنے کی صلاحیت بھی بہت اہم ہوتی ہے۔ ان کے زیرِ علاج رہنے والے بچوں اور ان کے خاندانوں نے ان کی طبی مہارت، سچائی اور مشکل وقت میں حوصلہ دینے والے انداز کو سراہا۔ ان مریضوں میں میکس جانسن اور سیسیلیا آداموبھی شامل ہیں، جن کی زندگیوں پر ان کی خدمات کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ ڈاکٹر حسن نے اپنی ذمہ داریوں کو آپریشن تھیٹر تک محدود نہیں رکھا۔ انہوں نے نوجوان سرجنوں کی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کیا، جن میں سے متعدد برطانیہ اور دوسرے ممالک میں بچوں کے دل کے سرجن کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے بیرونِ ملک فلاحی طبی کیمپوں میں حصہ لیا، ضرورت مند بچوں کے علاج میں مدد دی اور مختلف ممالک میں طبی سہولیات اور جراحی کی تربیت کے فروغ کی حمایت کی۔ ان کا یہ کردار اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ ایک ماہر ڈاکٹر کی کامیابی صرف ان مریضوں کی تعداد سے نہیں ناپی جاسکتی جن کا اس نے خود علاج کیا، بلکہ اس علم اور تجربے سے بھی ناپی جاتی ہے جو وہ دوسروں تک منتقل کرتا ہے۔

2026ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد ڈاکٹر آصف حسن کو پرائیڈ آف برطانیہ لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز ان کی کئی دہائیوں پر محیط خدمات، طبی جدت، بچوں کے علاج اور سرجنوں کی تربیت کے اعتراف میں دیا گیا۔ ڈاکٹر حسن نے اس موقع پر اپنی کامیابی کا سہرا فری مین ہسپتال میں کام کرنے والی ٹیموں، سرجنوں، نرسوں اور دیگر طبی کارکنوں کو بھی دیا۔ ان کے نزدیک بچوں کو صحت یاب ہو کر خوش گوار زندگی گزارتے دیکھنا ان کے پیشہ ورانہ سفر کا سب سے بڑا انعام رہا۔

ڈاکٹر آصف حسن کی زندگی اس بات کی مثال ہے کہ علم، مہارت، مستقل مزاجی اور انسان دوستی مل کر معاشرے میں دیرپا تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ ان کی خدمات نہ صرف پاکستانی نژاد طبی ماہرین کے لیے باعثِ فخر ہیں بلکہ نوجوان ڈاکٹروں کے لیے بھی ایک سبق ہیں کہ طب کا اصل مقصد انسانی زندگی کا تحفظ اور مریضوں کو بہتر مستقبل کی اُمید دینا ہے۔ اگرچہ وہ ریٹائر ہو چکے ہیں، لیکن ان کی تربیت یافتہ نسل، طبی جدت اور ہزاروں خاندانوں کی زندگیوں پر مرتب ہونے والے اثرات ان کی خدمات کو آنے والے برسوں تک زندہ رکھیں گے۔